۱۲۹۳ مجتمع آموزش عالی امام خمینی رحمه‌الله

سرشناسه: کاشفی، محمدرضا، ۱۳۴۶ – ۱۳۸۵. Kashefi, Mohammad Reza
عنوان قراردادی: تاریخ فرهنگ و تمدن اسلامی .اردو
عنوان و نام پدیدآور: اسلامی ثقافت اور تهذیب کی تاریخ/ مولف محمدرضا کاشفی؛ مترجم فردوس‌احمد میر.
مشخصات نشر: قم : مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی الله علیه و آله، ۱۴۳۹ ق.= ۱۳۹۶.
مشخصات ظاهری: ۲۶۴ ص.؛ ۱۴/۵×۲۱/۵ سم.
شابک: ۹۷۸-۶۰۰-۴۲۹-۲۳۱-۳
وضعیت فهرست نویسی: فیپا
یادداشت: اردو.
یادداشت: کتابنامه: ص. ۲۴۴ – ۲۶۰؛ همچنین به صورت زیرنویس.
موضوع: تمدن اسلامی -- تاریخ؛ Islamic civilization -- History
موضوع: فرهنگ اسلامی -- تاریخ؛ Culture, Islamic -- History
موضوع: دانشمندان اسلامی؛ Muslim scientists
موضوع: تمدن غرب -- تاثیر اسلام؛ Civilization, Western -- Islamic influences
شناسه افزوده: احمدمیرکشمیری، فردوس، ۱۹۸۶ – م.، مترجم
شناسه افزوده: جامعة المصطفی صلی الله علیه و آله العالمیة. مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی الله علیه و آله
رده بندی کنگره: ۱۳۹۶ ۲۰۴۶ت۲ک/DS۳۵/۶۲
رده بندی دیویی: ۹۰۹/۰۹۷۶۷۱
شماره کتابشناسی ملی: ۴۸۷۲۷۶۵

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اسلامی ثقافت اور تہذیب کی تاریخ
مؤلف: محمد رضا کاشفی
مترجم: فردوس احمد میر
طباعت اول: ۱۳۹۶ش / ۱۴۳۹ق
ناشر: المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بین الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر
● چھاپ: نارنجستان ● قیمت: ۱۴۰۰۰۰ ریال ● تعداد: ۳۰۰

ملنے کا پتہ

≺ ایران، قم، خیابان معلم غربی (حجتیہ)، نبش کوچہ ۱۸
تلفن: ۳۷۸۳۶۱۳۴ ۲۵ ۹۸+ دورنگار: داخلی ۱۰۵- ۳۷۸۳۹۳۰۹ ۲۵ ۹۸+
≺ ایران، قم، بلوار محمد امین، سہ راہ سالاریہ. تلفن: ۳۲۱۳۳۱۰۶ ۲۵ ۹۸+
≺ ایران، قم، ساختمان ناشران، طبقہ سوم، پلاک ۳۰۸. تلفن: ۳۷۸۴۲۴۰۲ ۲۵ ۹۸+

miup@pub.miu.ac.ir
pub.miu.ac.ir
https://telegram.me/pub_almostafa
http://www.buy-pub.miu.ac.ir/

ہم ان افراد کے قدرداں اور شکرگذار ہیں کہ جنھوں نے اس کتاب کی تألیف میں مدد فرمائی ہے

● **مدیر انتشارات:** مرتضی محمدعلی نژاد شانی
● **مدیر تولید:** جعفر قاسمی‌ابهری
● **ناظر فنی:** محمدباقر شکری
● **ناظر گرافیک:** مسعود مهدوی
● **ناظر چاپ:** نعمت‌الله یزدانی
● **صفحه‌آرا:** علی عبادی‌فرد

اسلامی ثقافت اور تہذیب کی تاریخ

محمد رضا کاشفی

مترجم:
فردوس احمد میر

المصطفیٰ ﷺ بین
الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر

سخن ناشر

انقلاب اسلامی کی عظیم کامیابی اورارتباطات کے عالمی سطح پر وسعت پانے سے مسلمان دانشمندوں کو انسانی علوم کے شعبہ سے متعلق سوالات اور نئے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ہے جو عصر حاضر میں حکومت سنبھالنے کی سنگین ذمہ داری کی بنا پر پیش آئے ہیں ۔ایسا دور کہ جس میں ملکوں کو ادارہ کرنے میں تمام پہلوؤں میں دین و سنت کی پابندی ایک بہت بڑا چیلنج ہے ۔اسی بنا پر دین کے شعبہ میں عالمی معیاروں اور خالص و عمیق افکار و نظریات کے روزآمد ، منظّم ،عملی طور پر مفید اور جامع و عمیق مطالعہ اور تحقیق کی ضرورت ہے۔نیز دین کے شعبہ میں تحقیقات انجام دینے والے محققین کی تربیت اور انہیں فکری انحراف سے محفوظ رکھنا اس شجرہ طیبہ کے معماروں بالخصوص رہبر کبیر امام خمینی رضوان اللہ تعالی علیہ اور رہبر معظم انقلاب اسلامی دام ظلہ العالی کے نزدیک انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

مغربی تہذیب و ثقافت کا سوشل میڈیا اورارتباطات کے میدان میں عالمی سطح پر وسعت پانا اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اس موضوع سے لگاؤ رکھنے والے افراد اور محققین کو چاہیئے کہ وہ بلندافکار اور اعلیٰ اقدار سے آشنائی پیدا کریں اور یہ اہم ذمہ داری مختلف تخصصی شعبوں کے ایجاد کرنے ، جدیدعلمی متون تولیدکرنے، علوم کے دائرہ کو وسیع کرنے اورطلاب کی منظّم تعلیم و تربیت کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے ۔یہ سلسلہ کبھی بنیادی مباحث کے انجام دینے اور تخصصی متون تدوین کرنے سے اور کبھی علمی مسائل کو زیر قلم لانے سے حاصل ہوتا ہے ۔

تعلیمی مراکزا یک منظّم ، قانونی اور جدید تعلیمی نظام کے سایہ میں ہی رشد کرسکتے ہیں ۔درسی نصاب اور تعلیم و تحقیق کے طریقہ کار پر نظر ثانی اور انہیں جدید ٹیکنالوجی سے لیس کرنا علمی و تحقیقاتی مراکز کی ترقی کا باعث بنتا ہے۔

جامعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ العالمیۃ کی ایک تعلیمی ادارہ ہونے کے ناطے اہم ذمہ داری غیرایرانی طلاب کی تعلیم و تربیت ہے جس کے لیے اپنی کوشش کا عنوان مناسب درسی نصاب تالیف کرنا قراردیا ہے اور دینی علوم میں مختلف موضوعات پر درسی نصاب کی تدوین اور اشاعت اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

فهرست

مقدمۂ مؤلف ۱۵

مقدمۂ مترجم ۱۹

۱۔ ثقافت کی شناخت ۲۳

ثقافت ۲۳

ثقافت کیا ہے؟ ۲۴

مغرب میں ثقافت کی لغوی تعریف ۲۴

مغرب میں ثقافت کی اصطلاحی تعریف ۲۵

ایران میں ثقافت کی لغوی تعریف ۲۷

ایران میں ثقافت کی اصطلاحی تعریف ۲۹

ماحصل ۳۰

منتخب تعریف ۳۱

ثقافت کے اجزاء ۳۳

الف) معرفتوں اور عقائد کا نظام ۳۳

ب) اقدار اور رجحانات کا نظام ۳۴

ج) اعمال (رفتاروں) اور کرداروں کا نظام ۳۴

ایک نکتہ ۳۵

خلاصہ ۳۸

سوال اور تحقیق ۴۰

۲۔ تہذیب و تمدّن کی شناخت ۴۱

تہذیب و تمدن ۴۱

تہذیب و تمدّن کی خصوصیات ۴۴
الف) تہذیب و تمدّن کا منظّم ہونا ۴۴
ب) تہذیب و تمدّن کا متحرک ہونا ۴۵
ج) تہذیب و تمدّن کا عالمی ہونا ۴۵
د) تہذیب و تمدّن کا ایک دوسرے سے وابستہ ہونا ۴۵
ثقافت اور تہذیب ۴۶
پہلا نظریہ: عام و خاص مطلق ۴۶
دوسرا نظریہ: ایک دوسرے کا مخالف اور متضاد ہونا (تباین و تضاد) ۴۷
تیسرا نظریہ: برابری اوریکسانیت ۴۸
چوتھا نظریہ: حقیقت و صورت اور باطن و ظاہر ۴۹
دو نکتے ۴۹
تہذیب ایجاد ہونے کے عوامل و اسباب ۵۲
الف) انسانی عامل ۵۲
ب) ثقافت ۵۳
ج) دین ۵۳
د) دنیوی اور طبیعی عامل ۵۵
چند نکات ۵۶
خلاصہ ۵۹
سوال و تحقیق ۶۱
۳۔ اسلامی ثقافت اور تہذیب ۶۳
اسلامی ثقافت اور تہذیب یا مسلمانوں کی ثقافت اور تہذیب؟ ۶۴
اسلامی ثقافت اور تہذیب کی خصوصیت ۶۵
اسلامی ثقافت اور تہذیب کی تشکیل اور درخشاں ہونے کے عوامل و اسباب ۶۷
الف) داخلی عوامل و اسباب ۶۷
۱۔دینی تعلیمات ۶۷
۱۔۱۔خدا، انسان اور کائنات ۶۸
۱۔۲۔عقلانیت کی طرف رجحان (عقل گرائی) ۷۰

ا۔۳۔حصولِ علم کی ترویج ۷۱

ا۔۴۔کسب و کار اور سعی و تلاش پر توجہ و تاکید ۷۳

ا۔۵۔دوسروں کے نظریات کے مقابلے میں صبر و تحمل ۷۳

۲۔دینی تعلیمات کا آسان اور سادہ ہونا ۷۴

۳۔دینی تعلیمات کا جامع و کامل ہونا ۷۵

۴۔دینی تعلیمات کا جاوید ہونا ۷۵

۵۔اسلامی تعلیمات کا طبیعی اور فطری ہونا ۷۶

۶۔ عملی سیرت ۷۶

ب) خارجی عوامل ۷۷

ا۔دوسری تہذیبوں کے منفی نقاط حذف و برطرف کرنا ۷۸

۲۔دوسری تہذیبوں کے مثبت و مفید نقاط جذب و اضافہ کرنا۔ ۸۰

۲۔ا۔یونانی تہذیب و تمدّن ۸۱

۲۔۲۔ایرانی تہذیب و تمدّن ۸۱

۲۔۳۔ہندوستانی تہذیب و تمدّن ۸۲

ترجمہ کی تحریک ۸۴

چند نکات ۸۶

اسلامی ثقافت اور تہذیب کی پیدائش اور وسعت میں حضرت امام علیؑ اور اہل بیتؑ کا کردار ۸۷

خلاصہ ۹۰

سوال اور تحقیق ۹۲

۴۔ علوم اسلامی کی درخشاں کامیابی اور ترقی ۹۳

اسلامی تہذیب و تمدّن کے مظاہر ۹۳

علوم کی طبقہ بندی ۹۳

اسلامی علوم ۹۴

الف) تفسیر ۹۵

ا۔ تفسیر عیّاشی ۹۷

۲۔ تفسیر قمی ۹۷

۳۔جامع البیان فی تفسیر القرآن ۹۸

۴۔التبیان فی تفسیر القرآن.. ۹۸
۵۔معالم التنزیل.. ۹۹
۶۔مجمع البیان فی تفسیر القرآن.. ۹۹
۷۔الکشاف عن حقایق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التأویل.. ۱۰۰
۸۔مفاتیح الغیب.. ۱۰۰
ب) حدیث.. ۱۰۰
مکتب شیعہ میں علم حدیث.. ۱۰۱
۱۔عصرِ معصومینؑ.. ۱۰۲
۲۔جمع، نظم و نسق اور ترتیب کا دور.. ۱۰۴
مکتبِ اہل سنت میں علم حدیث.. ۱۰۶
ج) علم فلسفہ.. ۱۰۷
۱۔ابو یوسف بن اسحٰق الکندیؒ.. ۱۱۱
۲۔ابو نصر محمد بن طرحان بن اوزلغ الفارابیؒ (وفات ۳۳۹ھق).. ۱۱۳
۳۔ابو علی حسین بن عبداللہ بن سیناؒ (وفات ۴۲۸ھق).. ۱۱۵
۴۔ابو الولید محمد بن احمد بن محمد بن رشدؒ (وفات ۵۹۵ھق).. ۱۱۸
۵۔شہاب الدین سہروردیؒ (وفات ۵۸۷ھق).. ۱۱۹
۶۔فخر الدین رازیؒ (وفات ۶۰۶ھق).. ۱۲۰
د) علم کلام.. ۱۲۲
۱۔ہشام بن الحکمؒ (وفات تقریباً ۲۰۰ھق).. ۱۲۵
۲۔فضل بن شاذان نیشابوریؒ (وفات ۲۶۰ھق).. ۱۲۷
۳۔ابو عبداللہ محمد بن النعمان الحارثی العکبری البغدادیؒ (وفات ۴۱۳ھق).. ۱۲۸
۴۔ابو حامد محمد غزالیؒ (وفات۵۰۵ھق).. ۱۲۹
۵۔فخر الدین رازیؒ (وفات ۶۰۶ھق).. ۱۳۰
ھ) فقہ.. ۱۳۱
فقہٴ شیعہ.. ۱۳۵
۱۔سید مرتضی المعروف علم الھدیؒ (وفات ۴۳۶ھق).. ۱۳۵
۲۔شیخ محمد بن حسن طوسیؒ المعروف شیخ الطائفۃ (وفات ۴۶۰ھق).. ۱۳۵

۳۔ محمد بن احمد بن ادریسؒ (وفات ۵۸۹ق) ۱۳۷
فقۂ اہل سنت ۱۳۸
۱۔ فقۂ حنفی ۱۳۸
۲۔ فقۂ مالکی ۱۳۹
۳۔ فقۂ شافعی ۱۳۹
۴۔ فقۂ حنبلی ۱۴۰
و) تاریخ ۱۴۱
۱۔ جابر ابن یزید الجعفیؒ (وفات ۱۲۸ یا ۱۲۹ق) ۱۴۱
۲۔ اصبغ بن نباتہؒ ۱۴۲
۳۔ ابان بن عثمان الاحمرؒ (وفات ۱۴۰ق کے بعد) ۱۴۲
۴۔ محمد بن اسحاقؒ (وفات ۱۵۰ یا ۱۵۱ق) ۱۴۲
۵۔ ابو مخنفؒ (وفات ۱۵۷ق) ۱۴۳
۶۔ ہشام بن محمد بن سائب کلبیؒ (وفات ۲۰۴ق) ۱۴۳
۷۔ محمد بن عمر واقدیؒ (وفات ۲۰۹ یا ۲۰۷ق) ۱۴۳
۸۔ ابن سعدؒ (وفات ۲۳۱ق) ۱۴۴
۹۔ ابراھیم ثقفی کوفیؒ (وفات ۲۸۳ق) ۱۴۴
۱۰۔ احمد بن ابی یعقوبیؒ (وفات ۲۸۴ق) ۱۴۴
۱۱۔ طبریؒ (وفات ۳۱۰ق) ۱۴۵
۱۲۔ علی بن الحسین المسعودیؒ (وفات ۳۴۶ق) ۱۴۵
۱۳۔ ابن مسکویہؒ (وفات ۴۲۲ق) ۱۴۵
۱۴۔ خطیب بغدادیؒ (وفات ۴۶۳ق) ۱۴۶
خلاصہ ۱۴۷
سوال اور تحقیق ۱۴۹
۵۔ غیر اسلامی علوم اور علمی و ثقافتی مراکز ۱۵۱
الف) غیراسلامی علوم ۱۵۱
۱۔ علم کیمیاء (Chemistry) ۱۵۲
۱۔ جابر بن حیانؒ ۱۵۲

۲۔ابوبکر محمد بن زکریا رازیؒ ۱۵۴
۲۔علم نجوم (Astronomy) ۱۵۴
۱۔ابو عبداللہ محمد بن ابراھیم حبیب الفزاریؒ ۱۵۵
۲۔ابو اسحاق ابراھیم بن حبیب الفزاریؒ (وفات ۱۶۱ق) ۱۵۶
۳۔ابو عبد اللہ محمد بن موسیٰ خوارزمیؒ (وفات ۲۳۲ق) ۱۵۶
۴۔ابو عبداللہ محمد بتّانیؒ (ولادت تقریباً ۲۴۴ق) ۱۵۶
۵۔ابو ریحان بیرونیؒ (وفات ۴۴۰ق) ۱۵۷
۳۔ علمِ طب (Medical Sciences) ۱۵۷
۱۔ابوبکر محمد بن زکریا رازیؒ ۱۵۸
۲۔ابو علی سیناؒ (وفات ۴۲۸ق) ۱۵۹
۴۔علم ریاضی (Mathematics) ۱۶۱
۱۔ابو عبداللہ محمدبن موسیٰ خوارزمیؒ (وفات ۲۳۲ق) ۱۶۱
۲، ۳، ۴۔محمد، احمد و حسن بن موسیٰ بن شاکرؒ (اولاد موسیٰ) ۱۶۲
۵۔ابو ریحان بیرونیؒ (وفات ۴۴۰ق) ۱۶۲
۶۔غیاث الدین ابو الفتح عمر بن ابراھیم خیام نیشاپوریؒ ۱۶۳
۷۔خواجہ نصیر الدین طوسیؒ (وفات ۶۷۲ق) ۱۶۳
ب) علمی۔ثقافتی مراکز ۱۶۳
۱۔مساجد ۱۶۳
۲۔بیت الحکمہ (خانۂ حکمت) ۱۶۴
۳۔جامع الازھر ۱۶۷
۴۔دار العلم ۱۶۸
۵۔حوزہ علمیہ نجف ۱۶۹
۶۔نظامیہ ۱۷۰
۷۔لائبریریاں (کتابخانے) ۱۷۱
خلاصہ ۱۷۳
سوال اور تحقیق ۱۷۴

۶۔ نظام اور ہنر ۱۷۵
الف) نظام (تنظیم) ۱۷۵
ا۔سیاسی نظام ۱۷۵
ا۔ا۔خلافت اور سلطنت ۱۷۵
خلافت کا سلطنت میں تبدیل ہونا ۱۷۹
خلافت کی نشانیاں ۱۸۱
۲۔ا۔دفتری نظام ۱۸۴
۳۔ا۔وزارت ۱۸۵
۴۔ا۔ادارات ۱۸۷
۲۔اقتصادی نظام ۱۸۸
۳۔عدالتی نظام ۱۹۱
ب) ہنر ۱۹۳
ا۔تعمیراتی ہنر ۱۹۴
چند نکات ۱۹۶
۲۔شعر و شاعری ۱۹۷
خلاصہ ۲۰۰
سوال اور تحقیق ۲۰۲
۷۔ مغربی تہذیب پر اسلامی تہذیب کے اثرات ۲۰۳
تہذیبوں کا آپسی رابطہ ۲۰۳
اثر قبول کرنے کا قانون ۲۰۴
تبادلہ اور انتقال کا طریقہ ۲۰۶
الف) ترجمہ ۲۰۶
ب) صلیبی جنگیں ۲۰۸
ج) دوسری راہیں ۲۱۰
اثرگذاری کا دائرہ ۲۱۰
الف) فلسفہ ۲۱۲

ب) طب ۲۱۲
ج) ریاضیات ۲۱۲
د) نجوم (ستارہ شناسی) ۲۱۳
ھ) فنِ تعمیر ۲۱۳
خلاصہ ۲۱۴
سوال اور تحقیق ۲۱۵
۸۔ اسلامی تہذیب و تمدن کی کمزوری اور زوال کے علل و اسباب ۲۱۷
تہذیبوں کی کمزوری یا انحطاط کے اسباب ۲۱۷
الف) داخلی عوامل و اسباب ۲۱۷
۱۔ ثقافت ۲۱۸
۲۔ انسانی عنصر ۲۱۸
۳۔ ظلم و ستم ۲۱۹
ب) خارجی عوامل و اسباب ۲۲۰
۱۔ فوجی حملہ ۲۲۰
۲۔ اقتصادی حملہ ۲۲۱
۳۔ ثقافتی حملہ ۲۲۱
اسلامی تہذیب و تمدن کے زوال کے عوامل و اسباب ۲۲۱
الف) اسلامی تہذیب کے زوال کے داخلی عوامل و اسباب ۲۲۲
۱۔ بنیادی اور حقیقی اسلامی تعلیمات سے انحراف ۲۲۲
۲۔ فرقہ داری کا رجحان ۲۲۴
۳۔ سیاسی تفکر میں تبدیلی ۲۲۴
۴۔ عیش و عشرت کا رجحان ۲۲۶
ب) اسلامی تہذیب کے زوال کے خارجی عوامل و اسباب ۲۲۹
۱۔ صلیبی جنگیں ۲۲۹
۲۔ مغل حملہ ۲۳۰
خلاصہ ۲۳۱
سوال اور تحقیق ۲۳۲

۹۔ اسلامی تہذیب و تمدن کی تجدید حیات ۲۳۳
حیات کا مفہوم ۲۳۳
اسلامی تہذیب کے حیات بخش عوامل و اسباب ۲۳۴
الف) عنصرِ بیداری ۲۳۴
ب) ثقافتی عنصر ۲۳۵
۱۔دینی تعلیمات کا دوبارہ مطالعہ کرنا ۲۳۵
۲۔اجتہادی سسٹم سے فائدہ اٹھانا ۲۳۵
۳۔اسلامی ثقافت کے اجتماعی ہونے کی طرف توجہ دلانا ۲۳۶
۴۔اظہار نظر اور علمی پیدائش کی طرف توجہ کرنا ۲۳۶
۵۔گفتگو اور تبادلۂ نظر کا ماحول رائج کرنا ۲۳۷
۶۔مذہبی صبر و تحمل ۲۳۹
ج) انسانی و بشری عنصر ۲۳۹
د) سیاسی عنصر ۲۴۰
ھ) اقتصادی عنصر ۲۴۳
عصر حاضر کے احیاگر: امام خمینیؒ ۲۴۶
خلاصہ ۲۴۸
سوال اور تحقیق ۲۴۹
منابع و مآخذ ۲۵۱

مقدمۂ مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلی بات: ثقافت اور تہذیب[1] اپنے ظاہر و باطن کے ہمراہ ایک معاشرے کی «شناخت» کا نام ہے۔ یہ موجودہ انسانی معاشرے کی اہم تبدیلیوں کا سرچشمہ قرار پایا ہے اور تمام مختلف انسانی تبدیلیاں

۱۔ لفظِ «فرہنگ» اردو لغت میں ثقافت، تعلیم اور تمدن کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جبکہ لفظِ تمدن، تہذیب کے معنی میں، لیکن تقریباً دونوں ایک ہی معنی میں بلکہ ایک ساتھ بھی ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں البتہ ممکن ہے یہ کہا جائے کہ کلمۂ ثقافت کسی معاشرے کے ابتدائی مرحلہ کی حالات کے لئے استعال ہوتا ہے لیکن جب اس کے وہ آداب و رسوم اور حالات پختہ و عام ہو جائیں تو اسے تہذیب قرار دیا جائے۔ البتہ حقیقت میں ثقافت، تہذیب و تمدن کی روح و حقیقت اور اس کا ایک بنیادی عنصر ہے جبکہ خود تہذیب جسم کی طرح اس کی ظاہری شکل و صورت ہے اور دیگر عوامل کے ہمراہ ان سب کی حامل ہے۔ ابتدائی ابواب میں بہتر معلوم ہوگا کہ: تہذب و تمدّن کے بارے میں پیش کردہ تمام اصطلاحی تعریفیں اس مشترکہ حقیقت کی عکاسی کرتی ہیں کہ تہذیب و تمدّن انسان کی دنیوی اور معنوی حاصل کردہ اور جمع کردہ امور کا مجموعہ ہے۔ ثقافت اور تہذیب کے درمیان موجود نسبت اور تعلق کے بارے میں چار قسم کے نظریات پائے جاتے ہیں: ۱۔ عام و خاص مطلق، ۲۔ ایک دوسرے کا مخالف اور متضاد ہونا (تباین و تضاد)، ۳۔ برابری اور یکسانیت، ۴۔ حقیقت و صورت اور باطن و ظاہر۔ ثقافت اور تہذیب کی تعریف کے پیش نظر ان کے درمیان حقیقت و صورت، باطن و ظاہر کا رابطہ موجود ہے۔ ثقافت اور تہذیب ایک دوسر پر اثر ڈالتے ہیں لیکن تہذیب پر ثقافت کی تاثیر اس کی پیدائش اور تخلیق میں ہے جبکہ ثقافت پر تہذیب کی تاثیر اس کے اضافہ ہونے اور وسعت پانے میں ہے۔۔ تہذیب و تمدّن کی پیدائش میں انسان کی فطرت، عقل اور غرائز کا بنیادی کردار ہے۔ تہذیب و تمدّن ثقافت کا مظہر اور چہرہ ہے لہٰذا ثقافت تہذیب کا اصلی سرچشمہ اور اس کی حقیقت ہونے کے لحاظ سے، تہذیب کی پیدائش میں خاص اور نمایاں کردار نبھاتی ہے۔ (اسی کتاب کے دوسرے باب کا مطالعہ کریں)۔ (مترجم)

اور کارکردگیاں اسی سے وجود آتی ہیں۔ اسی بناپر تاریخی و اجتماعی تبدیلیوں کے سر آغاز اور شناخت کے لئے، ثقافت اور تہذیب کی آگاہی ایک لازمی امر ہے۔

دوسری بات: «دین اسلام» کے ظہور کے ساتھ ہی «اسلامی ثقافت» اور کچھ مدت کے بعد «اسلامی تہذیب» رونما ہوئی۔ اس ثقافت اور تہذیب نے جس کے بانی رسول اکرمﷺ تھے، متعدد مراحل طے کرئے اور انسانی تاریخ اور معاشرے میں اہم تبدیلیاں منظر عام پر لائی ہیں۔ (پیدائش، شکل وصورت پانا، وسعت، بہرہ مند ہونا اور پروان چڑھنا)۔

تیسری بات: «اسلامی ثقافت اور تہذیب و تمدن» کے بارے میں مسلمانوں کی آگاہی، پھر سے اسلامی معاشرے کی حقیقی شخصیت جاننے کے لئے، نیز انسانی دینی سماج کی ایک بڑی اور اہم تبدیلی کے قوی اور ضعیف نقاط سے درس و عبرت لینے کا آغاز ہے۔ ہم لوگ بغیر یہ جانے کہ «ہم کیا اور کیسے تھے» یہ معلوم نہیں کرسکتے ہیں کہ «ہم کس موڑ پر کھڑے ہیں»، تاکہ یہ جان لیں «ہمیں کس مقام ومنزلت پر ہونا چاہیے؟»۔

چوتھی بات: اس تحریر میں یہ کوشش مدنظر ہے کہ مختصر طور پر مسلمان اور جوان طلاب کو «ہم کیا اور کیسے تھے» سے معتبر اور مستند طریقے سے آگاہ کیا جائے۔ (اسلامی ثقافت اور تہذیب کا مفہوم، اس کے رونما ہونے اور نشو ونما کے علل واسباب، مادی اور معنوی نمونے اور ان کے انحطاط اور زوال کے علل واسباب)

پانچویں بات: اس کتاب کے مجموعۂ ابحاث کے بارے میں یہ بات قابل توجہ ہے کہ ابتدا میں یہ کتاب انفرادی مطالعہ اور نوٹس کی شکل میں تحریر ہوئی پھر سنۂ ۱۳۸۰ سے ۱۳۸۶ (۲۰۰۱ - ۲۰۰۷) تک تدریسی جزوے کی صورت میں سامنے آئی اور اس کے بعد مرکز جھانی علوم اسلامی (موجودہ جامعۃ المصطفیٰ العالمیۃ قم المقدسہ ایران) کے «شعبۂ منصوبہ بندی اور تدوین نصاب درس» کی گذارش پر، درسی نصاب کے عنوان سے کتاب کی شکل میں تیار ہوئی۔ یہ کتاب مفید یونیورسٹی، مدرسہ جامعۃ الزھراءؑ کے اعلی تعلیمی مرکز، باقرالعلومؑ تعلیمی مرکز (شعبۂ تاریخ) اور مدرسہ علمیہ امام خمینی (رہ) جیسے مختلف تعلیمی مراکز میں پڑھائی گئی ہے نیز محترم طلاب اور اساتید کی طرف سے بیان کردہ نقاط کی اصلاح کے بعد موجودہ شکل وصورت میں آپ کی خدمت میں پیش کی گئی ہے۔

چھٹی بات: موجودہ کتاب تاریخ اسلام کے ایم اے طلباء کی خاطر ہفتہ میں دو کلاسز کے لئے تدوین کی گئی ہے (تاکہ طالب علم مطالب سے بہرہ مند ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف تحقیقی اسناد اور مدارک سے بھی آگاہ ہو جائے)۔ اس کتاب میں اسلامی ثقافت اور تہذیب کے بارے میں چھٹی صدی کے اواخر تک اور ساتویں صدی کے ابتدائی دور کی تاریخ شامل ہے جو اپنے لحاظ سے اہم ترین نشیب و فراز (پیدائش سے عروج تک اور عروج سے زوال کے آغاز تک) پر مشتمل ہے۔

ساتویں بات: کتاب کی تدوین میں مختلف سطوح کے متعدد اور متنوع مصادر اور منابع سے مطالب اخذ کئے گئے ہیں تاکہ طالب علم مختلف مطالب سے آشنا ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف تحقیقی مآخذ اور کتب سے بھی آگاہ ہو سکے۔

آٹھویں بات: ہر سبق کے آخر میں سوالات کے ساتھ ساتھ چند تحقیقی مشقیں بھی دی گئی ہیں تا کہ متعلّمین کے اندر مزید تحقیق اور مطالعہ کا شوق اور جذبہ پیدا ہو جائے۔

نویں بات: موجودہ کتاب نو ابواب پر مشتمل ہے، لیکن بعض ابواب میں زیادہ مطالب ہونے کے باوجود بھی سارے ابحاث کو ایک سمیسٹر اور ٹرم کے دوران ۱۷ رسمی کلاسوں میں بخوبی اور آسانی سے پڑھایا جا سکتا ہے۔

دسویں بات: میں تمام محترم اساتید سے جنہوں نے اپنی مفید آراء کے بدولت اس کتاب کی ظاہری شکل و صورت اور مطالب کو بہتر اور مفید بنانے میں راقم الحروف کو اپنے الطاف سے نوازا ہے، ان سب کا شکر گذار ہوں: جناب حجۃالاسلام ڈاکٹر بارانی، جناب ڈاکٹر اللہ اکبری، ڈاکٹر صفری (مدرسہ علمیہ امام خمینیؒ کے شعبۂ تاریخ کے پرنسپل)، شعبۂ منصوبہ بندی اور تدوین نصاب درس کے محترم مدیر اعلی، جناب حجۃ الاسلام والمسلمین عزّالدین رضانژاد اور ان کے زحمت کش کارکنان جناب حجۃ الاسلام والمسلمین سیّد مجتبی اوصیاء اور نیز محترم پروف ریڈر اور مرکز جہانی علوم اسلامی میں شعبۂ نشر و اشاعت کے محنتی مسؤولین کی قابل تحسین رہنمائیوں اور حمایتوں کا بھی نہایت ہی شکر گذار ہوں۔

امید ہے کہ محترم محققین، طلاب اور اساتید اپنی آراء سے مستفید فرمائیں گے تاکہ کتاب «اسلامی ثقافت اور تہذیب کی تاریخ» کی جدید اشاعت میں اسے بہتر بنایا جا سکے۔

محمد رضا کاشفی/قم، فروردین ۱۳۸۴ ھ۔ش (صفر المظفر ۱۴۲۴ھ۔ق، مارچ ۲۰۰۵ عیسوی)۔